بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم۔ جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۴ شعبان ۱۳۸۹ھ - ۶ نبوت ۱۳۴۸ہش - ۶ نومبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۵۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی تقویٰ کے حصول کے لئے جہاں تک بس چلے اور ممکن ہو تدبیر کرو

بدی سے بچنے کی کوشش کرو اور بدعادتوں اور بدصحبتوں کو ترک کردو

"اس مقصد (حقیقی تقویٰ وطہارت) کے حاصل کرنے کے واسطے (جیسا کہ مَیں پہلے کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں) اوّل ضروری ہے کہ انسان دیدہ دانستہ اپنے آپ کو گناہ کے گڑھے میں نہ ڈالے ورنہ وہ ضرور ہلاک ہوگا۔ جو شخص دیدہ دانستہ بدراہ اختیار کرتا ہے یا کنوئیں میں گرتا ہے اور زہر کھاتا ہے وہ یقیناً ہلاک ہوگا۔ ایسا شخص نہ دُنیا کے نزدیک اور نہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابلِ رحم ٹھہر سکتا ہے۔ اِس لئے یہ ضروری اور بہت ضروری ہے خصوصاً ہماری جماعت کے لئے (جس کو اللہ تعالیٰ نمونہ کے طور پر انتخاب کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک نمونہ ٹھہرے) کہ جہاں تک ممکن ہے بدصحبتوں اور بدعادتوں سے پرہیز کریں اور اپنے آپ کو نیکی کی طرف لگائیں۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے جہاں تک تدبیر کا حق ہے تدبیر کرنی چاہیئے اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہیئے۔

یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے اس کو حقیر مت سمجھو۔ اسی سے وہ راہ کھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے۔ جو لوگ بدیوں سے بچنے کی تجویز اور تدبیر نہیں کرتے وہ گویا بدیوں پر راضی ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر خدا تعالیٰ ان سے الگ ہو جاتا ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ جب انسان نفسِ امّارہ کے پنجہ میں گرفتار ہونے کے باوجود بھی تدبیروں میں لگا ہوا ہوتا ہے تو اس کا نفسِ امّارہ خدا تعالیٰ کے نزدیک لوّامہ ہو جاتا ہے اور ایسی قابلِ قدر تبدیلی پا لیتا ہے کہ یا تو وہ امّارہ تھا جو لعنت کے قابل تھا اور یا تدبیر اور تجویز کرنے سے وہی قابلِ لعنت نفسِ امّارہ نفسِ لوّامہ ہو جاتا ہے جس کو یہ شرف حاصل ہے کہ خدا تعالیٰ بھی اس کی قسم کھاتا ہے۔ یہ کوئی چھوٹا شرف نہیں ہے۔ پس حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حاصل کرنے کے واسطے اوّل یہ ضروری شرط ہے کہ جہاں تک بس چلے اور ممکن ہو تدبیر کرو اور بدی سے بچنے کی کوشش کرو۔ بدعادتوں اور بدصحبتوں کو ترک کردو۔ ان مقامات کو چھوڑ دو جو اس قسم کی تحریکوں کا موجب ہو سکیں۔ جس قدر دُنیا میں تدبیر کی راہ کھلی ہے اس قدر کوشش کرو اور اس سے نہ تھکو نہ ہٹو۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۵۹ تا صفحہ ۲۶۱)

اخبارِ احمدیہ

■ ربوہ ۵ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کی حرم محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، الحمدللہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

■ مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق مبلغ انچارج کینیا کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ۱۳ اکتوبر کو بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کا نام محمودہ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

■ ربوہ ۹ نبوت (نومبر) بروز اتوار بوقت سوا بارہ بجے الجمعیۃ العلمیہ کے تحت جامعہ احمدیہ کے ہال میں مجلسِ مذاکرہ منعقد ہوگی جس میں جامعہ احمدیہ کے ایک طالب علم

"حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت"

کے موضوع پر ایک تحقیقی مقالہ پیش فرمائیں گے مقالے کے بعد حاضرین کو اظہارِ خیال کا موقع دیا جائے گا۔ احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(الامین للجمعیۃ العلمیۃ بالجامعۃ الاحمدیہ۔ ربوہ)

■ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے چھوٹے لڑکے عزیزم انور شاہ ارشد ترمذی ایم۔اے لیکچرار میونسپل کالج شاہ کوٹ کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید زمان علی شاہ صاحب آف سمندری کا نواسہ ہے۔ اس کا نام شہزاد انور رکھا گیا ہے۔

احباب کرام اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادمِ دین بنائے اور عمر دراز عطا فرمائے۔

(سید عابد حسین شاہ محلہ اسلام پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

مجلسِ ارشاد مرکزیہ کا اجلاس

مورخہ ۸ نبوت (نومبر) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس ارشاد کا علمی اجلاس ہوگا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی تشریف فرما ہوں گے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ احباب بکثرت شرکت فرمائیں۔

ابوالعطاء
ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

روزہ اور اس کی اہمیت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ "کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ: اِنِّیْ صَائِمٌ۔ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا: اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ، وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ"

(بخاری کتاب الصوم باب ہل یقول انی صائم اذا شتم ص۲۵۵)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے۔ اور میں خود اس کی جزا بنوں گا یعنی اس کی نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے۔ اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

(۲)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ"

(بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ ص۲۵۵ ج۱)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ رکھنا بے کار ہے۔

(۳)

عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَاَی الْھِلَالَ قَالَ: "اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ، وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ، ھِلَالُ رُشْدٍ وَّخَیْرٍ"

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول عند رؤیۃ الھلال ص۱۸۳ ج۲)

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے۔ اے میرے خدا یہ چاند امن و امان صحت کے ساتھ ہر روز نکلے۔ اے چاند میرا رب اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے تو خیر و برکت رشد و بھلائی کا چاند بن۔

(۴)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ"

(بخاری کتاب الصوم باب ہل یقال رمضان او شہر رمضان ص۲۵۵ ج۱ مسلم ص۳۴۶ ج۱-۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

دل و جاں کی مَیں نے بازی بڑی سادگی سے ہاری

بہ ہزار زعمِ ایماں جو رہا عمل سے عاری
ہے شکارِ خود فریبی وہ فریب کا شکاری

نہ نوائے نیم شب ہے نہ فغانِ صبحگاہی
کسی ڈھنگ سے نہ مَیں نے کبھی زندگی گزاری

نہ سمجھ سکا متاعِ دل و جاں ہے بیش قیمت
دل و جاں کی مَیں نے بازی بڑی سادگی سے ہاری

جو ہو دل تہی یقیں سے تو جنوں کسے سکھائے
رہ و رسمِ دلبری ہو کہ ادائے جاں نثاری

مرے دل کے داغ دھو کر مجھے پاک کر گیا جو
ہوا چشمۂ رواں وہ مری چشمِ نم سے جاری

ترے آستاں پہ جس نے مجھے ڈھیر کر دیا ہے
مرے کام آگیا ہے وہی ایک زخمِ کاری

مجھے جادۂ فنا پر ہے ملی بقا کی منزل
مری حرزِ جاں بنا ہے مرا ذوقِ جاں سپاری

کسی معجزہ سے کم ہے کرمِ مسیحِ دوراں
کہ مجھے سکھا کے مرنا مری زندگی سنواری

[illegible]

خطبہ جمعہ

ہمارے اقتصادی نظام کی منصوبہ بندی اور اس کے فیصلوں کی بنیاد حق و حکمت پر مبنی ہونی چاہیئے

ہمارا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اللہ تعالےٰ کی صفات کے مظہر بنتے ہوئے ایسے فیصلے کریں جن سے سب کے حقوق ادا ہوں

مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ (البیّنۃ) کے نویں اور دسویں معنے اور ان کی پُر معارف تشریح

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ ماہ تبوک ۱۳۴۸ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم مولوی سلطان صاحب پیر کوٹی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اسلام کی اقتصادی تعلیم

کے اصول اور فلسفہ کے متعلق جو خطبات میں دے رہا ہوں۔ انہی کے تسلسل میں میرا
آج کا خطبہ ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ قرآن کریم نے جب مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کا
حکم فرمایا تو دین کے جو گیارہ لغوی معانی یہاں چسپاں ہوتے ہیں۔ ان سب تقاضوں
کو پورا کرنے کا حکم دیا۔ اسلام نے عبادت محض ذکر کو یا محض دعا کو یا محض عاجزی کے
ساتھ اللہ تعالےٰ کے سامنے جھکنے کو قرار نہیں دیا بلکہ اسلامی تعلیم انسان کے ہر
عمل کے متعلق ایسی ہدایت دیتی ہے۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ کا ایک مخلص بندہ اپنے عمل کو
اس کی ہدایت کے مطابق کرے تو اس کا ہر عمل خواہ وہ

دنیا دار کی نگاہ میں

ایک دنیوی عمل ہی کیوں نہ ہو عبادت بن جاتا ہے۔ اسلام نے انسان کی اجتماعی زندگی
اور اقتصادی تقاضوں کے متعلق بھی ایک حسین تعلیم ہمیں عطا کی ہے۔ اگر ہم اپنے
اقتصادی تعلقات اور اقتصادی زندگی میں اسلام کی بتائی ہوئی تعلیم کو مدنظر رکھیں۔
اور اس پر عمل کریں تو ہماری ہر اقتصادی کوشش بھی اللہ تعالےٰ کی عبادت بن جاتی ہے
دین کے آٹھ معانی کے متعلق میں اس سے پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اس کے نویں
دسویں اور گیارھویں معنی کے متعلق میں نے بیان کرنا ہے سو

دین کے نویں معنے

حساب کرنا، محاسبہ کرنا ہیں۔ دسویں معنے ہیں فیصلہ اور گیارھویں معنے ہیں جزا اور بدلہ۔
میں نے اس سلسلہ کے پچھلے خطبہ میں دین کے آٹھویں معنے اور آٹھویں تقاضا کے متعلق
کچھ بیان کیا تھا میرا وہ بیان تدبیر کے متعلق تھا۔ کیونکہ میں نے جس ترتیب سے یہ معانی
لکھے ہیں، اس کے لحاظ سے دین کے آٹھویں معنے تدبیر کے ہیں۔ اور اسی پر میں نے خطبہ
دیا تھا۔

اللہ تعالےٰ نے ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ میں ایک عظیم اقتصادی نظام دنیا
میں قائم کرنا چاہتا ہوں، اس لئے اقتصادیات کو اپنی ڈگر پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ بلکہ اس

کے لئے تدبیر کرنی پڑے گی منصوبہ بنانا پڑیگا۔ سالانہ، چار سالہ، پانچ سالہ یا دس سالہ جیسی کہ ضرورت
پلین (plan) بنانے پڑیں گے سکیمیں بنانی ہونگی منصوبے تیار کرنے پڑیں گے۔
اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم اپنے سارے منصوبوں کو خالصۃً میرے لئے بنالو اور اپنے سارے
منصوبوں کو اس طرح تیار کرنا کہ اس کے نتیجہ میں تم میری صفات کے مظہر بنو
اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے ہمیں

تین اور باتوں کی طرف متوجہ کیا ہے

جن کا تعلق تدبیر کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ جب تم منصوبہ بناؤ گے اور تم
اپنے اس منصوبہ کی تیاری میں میری صفات کا مظہر بنو گے تو تمہارے سامنے یہ بات آئیگی۔
کہ اس کے لئے تمہارے پاس سارے اعداد و شمار ہونے چاہئیں۔ ساری ضرورتیں تمہارے
سامنے ہوں۔ کسی ایک خطہ کی ضرورت نہیں۔ بلکہ تمہیں رعایا کے تمام شہروں اور تمام خطوں
کی ضرورتوں کو سامنے رکھنا پڑے گا۔ کیونکہ مکمل اعداد و شمار تیار کرنے کے بعد ہی وہ منصوبہ
بنایا جا سکتا ہے۔ جو اس تدبیر کے مطابق ہو جو اللہ تعالےٰ دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ مدبر
حقیقی تو اسی کی ہستی ہے۔ اسی کی تدبیر اور اسی کا حکم اور اسی کا امر آسمانوں اور زمینوں پر
چلتا ہے لیکن چونکہ اس نے انسان کو اعلیٰ روحانی ترقیات کے لئے پیدا کیا تھا۔ اس
لئے اس نے انسان کو یہ اختیار دیا کہ چاہے وہ ہدایت کی راہ کو اختیار کرے اور
چاہے وہ شیطانی راستوں پر چلنے لگے۔ اس اختیار دینے کے نتیجہ میں اور اسی وجہ سے کہ
اس نے بڑی اخلاقی اور روحانی اور جسمانی ترقیات کرنی تھیں۔

جہاں تک انسان کا تعلق ہے

اللہ تعالےٰ نے اپنی تدبیر کے ایک حصہ کو انسان کے سپرد کیا۔ اور اسی وجہ
سے تفاوت پیدا کیا۔ کسی کو ایک قسم کی قوتیں اور استعدادیں عطا کیں۔ اور
دوسرے کو ایک اور قسم کی قوتیں اور استعدادیں عطا کیں۔ تا تمام بنی نوع انسان
ایک دوسرے کی خدمت میں لگے رہیں۔ اور جو حقوق اللہ تعالےٰ نے قائم کئے
ہیں ان حقوق کو اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے مطابق قائم کرنے والے ہوں۔ اگر
اللہ تعالےٰ چاہتا تو ساری تدبیر خود ہی کر دیتا۔ جیسا کہ اس نے درختوں کے

متعلق ساری تدبیر خود کر دی یا جیسا کہ ہیرے کے بننے میں جو مختلف قوتیں چاہئیں تھیں اور جتنا زمانہ چاہیئے تھا اور جتنے دوروں میں سے گزر کر مٹی کے ذرّوں نے ہیرا بننا تھا یہ سارا انتظام اللہ تعالےٰ نے خود کر دیا۔ ہیروں کو اپنی ارتقا کے لئے اور اپنی خصوصیات کو کمال تک پہنچانے کے لئے کسی منصوبہ کے بنانے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ ان کے لئے روحانی ترقیات مقدّر نہیں تھیں۔ یہی حال درختوں اور جانوروں کا ہے۔ انسان کے علاوہ ہر مخلوق کے لئے اللہ تعالےٰ نے ایک کامل اور مکمل تدبیر، ایک کامل اور مکمل منصوبہ کہ جس کے کسی حصہ پر بھی ان کا اپنا اختیار نہیں بنا دیا اور اس کے مطابق یہ دنیا چل رہی ہے۔ لیکن انسان کے ساتھ اس نے ایسا سلوک اس لئے نہیں کیا کہ اس کے لئے

روحانی ترقیات مقدّر تھیں

اس نے ان روحانی ترقیات کے حصول کے لئے اور اللہ تعالےٰ کی رضا کو پا لینے کی خاطر بہت سے کام اپنے اختیار سے کرنے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اشیاء تو سب بنا دیں لیکن ان سے کام لینے کی قوتیں اور استعدادیں جو تھیں ان میں تفاوت پیدا کر دیا۔ اور مختلف قوتوں اور استعدادوں کے نتیجہ میں جو پیداوار ہوئی اس کی تقسیم کے لئے خود ہدایت دی اور انسان کو کہا کہ تم میرے حکم سے صاحبِ اختیار تو ہو۔ لیکن میرا یہ بھی حکم ہے کہ اگر تم نے اپنے اس اختیار کو میری ہدایت کے مطابق استعمال نہ کیا تو تم میرے غضب کے نیچے ہو گے۔ اور اگر تم اس اختیار کو جو میں نے تمہیں دیا ہے میری ہدایت کے مطابق استعمال کرو گے تو تم میری رحمت کے سایہ تلے ہو گے اور میری خوشنودی کو تم حاصل کرو گے۔

غرض اللہ تعالےٰ نے

تدبیر کا ایک حصہ

انسان کی روحانی ترقیات کی خاطر اس کے سپرد کیا۔ اور اس کو کہا کہ یہ اشیاء تو مَیں نے بنا دی ہیں۔ اور مَیں نے تمہیں بہت سی قوتیں بھی عطا کی ہیں۔ اب تم اپنے اختیار سے بہت سی تمہیں ان اشیاء میں کر سکتے ہو۔ مثلاً میری مخلوق کے اجزا کو تجزیہ کے ذریعہ تم پھاڑ سکتے ہو اور علیحدہ کر سکتے ہو۔ اور پھر ترکیب کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق انہیں ایک نئی شکل میں جوڑ سکتے ہو۔ چنانچہ نائیلون وغیرہ کے جتنے کپڑے ہیں یا بہت سے رنگ اور بہت سی جرم کش ادویہ وغیرہ ہیں وہ اسی قانون کے مطابق انسان کو ملیں۔ اللہ تعالےٰ خالق ہے۔ اور انسان نے اللہ تعالےٰ کی ہر اس صفت کا مظہر بننا تھا جو ہماری زندگی سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ظلّی طور پر اس کے خالق بننے کے سامان پیدا کر دیئے۔ اگر وہ یہ سامان پیدا نہ کرتا تو انسان اللہ تعالےٰ کی صفت خالقیت کا مظہر نہ بنتا۔ اگر اللہ تعالےٰ جو مدبّرِ حقیقی ہے اس کو

منصوبہ بنانے کی قوّت

نہ عطا کرتا تو اس میں اس صفت کا مظہر بننے کی طاقت نہ ہوتی۔ پھر وہ مقصد حاصل نہ ہو سکتا جس مقصد کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا تھا۔ کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالےٰ کی صفات کا مظہر بنے۔ مظہرِ اتم تو رسول اللہ صلعم کی ذات ہے لیکن ہر شخص اپنی اپنی استعداد کے مطابق ذاتِ باری کا مظہر بن سکتا ہے۔ اور مظہر بننے کے جو سامان تھے وہ اللہ تعالےٰ نے عطا کئے ہیں۔

غرض مدبّرِ حقیقی تو خدا تعالےٰ ہی ہے۔ لیکن تدبیر کا ایک حصہ اس نے انسان کے سپرد کیا اور کہا کہ اگر تم میرے

مدبّر ہونے کی صفت کا مظہر

بنو تو تم میرے قُرب کو پا لو گے۔ کیونکہ ہر قسم کا قربِ الٰہی حقیقتاً مظہرِ صفاتِ باری ہونے کی جھلک ہے۔ مثلاً اللہ تعالےٰ پاک ہے۔ اس لئے جب انسان پاک ہوتا ہے تو اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ خالق ہے اس لئے جب انسان اپنی خدا داد طاقتوں کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کے قانون کو استعمال کرتے ہوئے ایک شاکر بندہ کی حیثیت میں خلق کرتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کی صفت "خالق" کا مظہر بن جاتا ہے۔ وہ بعض اجزا کا تجزیہ کرتا ہے۔ اور پھر ترکیب کے ذریعہ یعنی ان کو ملا کر نئی شکلیں بنا دیتا ہے۔ اور اس میں نیت یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ صفاتِ باری کا مظہر بنے۔ اور اللہ تعالےٰ کی ربوبیت جس رنگ میں ہے۔ اسی طرح اس کی اس صفت کا مظہر بننے کے نتیجہ میں اس کی ربوبیت کے جلوے بھی دنیا دیکھے یعنی بنی نوع انسان اس کے نفس میں

اللہ تعالےٰ کی ربوبیت کے جلوے

دیکھنے والے ہوں۔ اور اس طرح ان میں اپنے رب کی طرف رجوع کرنے کی رغبت پیدا ہو۔ اور ان کے لئے خدا تعالےٰ کی صفات کا مظہر بننا آسان ہو جائے۔ کیونکہ جب وہ دیکھیں گے کہ ان جیسا ایک انسان خدا تعالےٰ کی صفات کا مظہر بن گیا ہے۔ تو پھر ہم صفاتِ باری کے مظہر کیوں نہیں بن سکتے۔ غرض تدبیر کے اس حصہ کو اللہ تعالےٰ نے انسان کے سپرد کیا۔ اور اس کے متعلق جو اقتصادیات سے تعلق رکھنے والا مضمون تھا وہ مَیں پہلے پچھلے خطبہ میں بیان کر چکا ہوں۔

پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا جب تم میری ہدایت کے مطابق اس میدان میں جس میں تمہیں اختیار دیا گیا ہے تدبیر کرو گے اور منصوبے بناؤ گے۔ یعنی (schemes) تیار کرو گے سکیمیں سوچو گے۔ تو

تمہیں تین چیزوں کی ضرورت پڑے گی

ایک تو سٹیٹسٹکز (statistics) یعنی اعداد و شمار تمہارے سامنے ہونے چاہئیں۔ ورنہ تمہارے منصوبہ کی وہ غرض پوری نہیں ہو گی جو میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ذریعہ پوری کروں۔ پھر جب تم ان اعداد و شمار کو اپنے سامنے رکھو گے۔ تو غور و فکر کر کے تمہیں کچھ فیصلے کرنے پڑیں گے۔ اور تیسرے جب تم کچھ فیصلے کرو گے تو تمہارے بہت سے فیصلے جزا کے طور پر ہوں گے۔ یعنی ان کے نتیجہ میں کسی فرد کو یا کسی گروہ کو بدلہ مل رہا ہو گا۔ تمہارے یہ تینوں عمل خالصتہً میرے لئے ہونے چاہئیں۔ اور اس غرض سے ہونے چاہئیں کہ میرا رنگ تمہاری صفات پر چڑھے۔ اور تم میری صفات کے مظہر بننے کے قابل ہو جاؤ۔

فرمایا جو حساب ہے یعنی اعداد و شمار ہیں وہ خالصتہً میرے لئے اکٹھے کئے جائیں۔ اعداد و شمار کو چھپایا نہ جائے۔ نہ بدنیتی سے استعمال کیا جائے۔ یہ معمولی حکم نہیں ہے بلکہ

ایک بڑا اہم حکم ہے

کیونکہ ہم اس دنیا میں مشاہدہ کرتے ہیں کہ جب اعداد و شمار اکٹھے کئے جاتے ہیں۔ تو ان میں انسان (جو اللہ تعالےٰ کو نہیں پہچانتا) بڑا دجل بھی کرتا ہے۔ مثلاً تنزانیہ (مشرقی افریقہ) سے جب غیر ملکی عیسائی حکومت جانے لگی تو اس کے پادریوں نے یہ تاثر دیا۔ کہ وہاں عیسائیوں کی اکثریت ہے اور چونکہ ان لوگوں کا دستور یہ ہے کہ وہ جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے کام خوبصورت شکل میں کرتے ہیں خواہ اندر سے نیت دجل کی ہی کیوں نہ ہو۔

اس لئے انہوں نے سوچا کہ بڑی اچھی بات ہے۔ یہاں عیسائیوں کی اکثریت ہے اس لئے جب ہم اس ملک سے جائیں گے تو حکومت عیسائیوں کے سپرد کر دیں گے کیونکہ

دُنیا میں جمہوریت کا یہی اصول ہے

کہ اکثریت کی حکومت ہوا کرتی ہے۔ انہوں نے شہریوں کے اعداد و شمار اکٹھے کئے۔ سنسز (Census) کے ان اعداد و شمار کے نتیجہ میں انہیں پتہ لگا کہ تنزانیہ میں سب سے زیادہ بد مذہب ہیں۔ دوسرے نمبر پر مسلمان ہیں اور سب سے کم عیسائی ہیں۔ اب ایک مصیبت پڑ گئی کیونکہ جس نیت سے سنسز (Census) کی گئی تھی وہ پوری نہ ہوئی۔ انہوں نے ملک کی حکومت عام تاثر کے ماتحت عیسائیوں کے سپرد کر دی اور سنسز (Census) کے نتائج کا اعلان آج تک نہیں کیا۔ پس سٹیٹسٹکز (Statistics) کا علم جو اللہ تعالیٰ نے ایک نعمت کے طور پر ہمیں دیا ہے انسانی ذہن اس کو بھی دجل اور ظلم کی راہوں پر استعمال کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم نے یہ کام نہیں کرنے۔

تم جب بھی اعداد و شمار اکٹھے کرو

تو یہ مقصد تمہارے سامنے ہونا چاہیئے کہ تمام مادی اشیاء اور اسباب تمام بنی نوع انسان کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور سب کے حقوق ادا ہونے چاہئیں قطع نظر اس کے کہ ان کا رنگ کیا ہے۔ ان کا مذہب کیا ہے۔ ان کے خیالات کیا ہیں۔ ان کے اخلاق کیسے ہیں۔ ان کا جو حق اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے وہ انہیں ملنا چاہیئے۔ کوئی دہریہ ہو یا بد مذہب یا اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو گالیاں دینے والا اور دُکھ پہنچانے والا ہو۔ اس کی جسمانی اور ذہنی (اخلاقی اور روحانی مطالبات تو ایک اَور شکل میں پورے کئے جاتے ہیں) قوتوں کی صحیح نشوونما کے لئے جن مادی اسباب کی ضرورت ہے وہ اس کے لئے ربّ العالمین نے پیدا کئے ہیں۔ تم بھی جب اپنے کسی منصوبہ کے لئے اعداد و شمار اکٹھے کرو تو اس بات کا خیال رکھو کہ رعایا میں سے کوئی فردِ واحد بھی ایسا نہ رہے جس کو اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ حق نہ ملے۔ اعداد و شمار کو غلط رنگ میں استعمال نہیں کرنا بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق استعمال کرنا ہے۔

اس زمانہ میں اعداد و شمار اکٹھے کرنے مشکل نہیں۔ اس وقت بہت سی سہولتیں حاصل ہیں

خلافتِ راشدہ کے زمانہ میں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر گھر کے متعلق معلومات حاصل کر کے رجسٹر بنا لئے تھے اور ان کی مادی ضرورتیں ایک اصول کے ماتحت پوری کی جاتی تھیں اور وہ اصول یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو حق کسی کا قائم کیا ہے وہ اسے مل جائے۔ اور اگر پھر بھی کچھ اموال بچ جائیں تو انہیں بعض دوسرے اصولوں کے ماتحت تقسیم کر دیا جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مثلاً کسی کو اتنی قوتیں اور استعدادیں دی ہیں کہ اموال کی سو اکائیاں (سو یونٹ) اس کی کامل نشوونما کے لئے چاہئیں تو پہلا اصول حضرت عمرؓ نے یہ قائم کیا کہ یہ سو اکائیاں (یونٹ) اس شخص کو مل جانی چاہئیں خواہ وہ کوئی ہو۔ اور اگر زائد اموال بچ جائیں جیسا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس ظلم کو دیکھتے ہوئے جو بے نفس صحابہؓ پر کیا گیا تھا انہیں ساری دُنیا کے اموال عطا کر دیئے تھے۔ قیصر و کسریٰ کے خزانے ان کے قدموں میں لا ڈالے تھے۔ پھر بھی وہ بے نفس رہے۔ اللہ تعالیٰ کی شکر گذاری میں انہوں نے اپنی زندگی کے دن گزارے۔ ان کی ضرورتوں (ضرورت سے مراد وہ حق ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے، اس سے وہ حق مراد نہیں جو دُنیا نے خود مقرر کر لیا ہے) کو پورا کرنے اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے بعد اموال بچ جاتے تھے۔ اور یہ اموال جو بچ جاتے تھے ان کی تقسیم کے لئے بھی

حضرت عمرؓ نے بعض اصول وضع کئے تھے

جن کی تفصیل میں اس وقت جانے کی ضرورت نہیں۔ آپؓ ان اصول کے مطابق ان اموال کو تقسیم کر دیتے تھے۔ بہرحال پہلا مطالبہ جو ہمارے ربّ نے ہم سے کیا ہے یہ ہے کہ جب تم اعداد و شمار اکٹھے کرو تو وہ اعداد و شمار صحیح ہوں۔ اور پھر جب ان اعداد و شمار کو سامنے رکھ کر تم کوئی منصوبہ بناؤ تو اس بات کا خیال رکھو کہ وہ منصوبہ صرف پنجاب کو فائدہ پہنچانے کے لئے نہ ہو۔ وہ منصوبہ صرف مشرقی پاکستان کو فائدہ پہنچانے کے لئے نہ ہو۔ وہ منصوبہ صرف سندھ کو فائدہ پہنچانے کے لئے نہ ہو۔ وہ منصوبہ صرف صوبہ سرحد کو فائدہ پہنچانے کے لئے نہ ہو بلکہ وہ ایک ایسا منصوبہ ہو جس سے ہر پاکستانی شہری کو فائدہ پہنچتا ہو ورنہ تم مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ نہیں ہو گے۔ دُنیا میں تم چالاکیاں کر کے شاید بعض لوگوں کی نظر میں عزت بھی حاصل کر لو لیکن اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تم صرف اسی وقت عزت حاصل کر سکتے ہو جب تمہارے منصوبے صحیح اعداد و شمار کی بناء پر اس رنگ میں تیار کئے جائیں کہ

اعداد و شمار کے استعمال میں دجل نہ ہو

بے انصافی نہ ہو۔ رعایا جن کے حقوق کی حفاظت کی ذمہ داری تم پر عاید کی گئی ہے ان سب کے وہ حقوق جو اللہ تعالیٰ نے قائم کئے ہیں اور جن کی طرف راہنمائی اس شخص یا اس خاندان یا اس خطہ کی قوتیں، قابلیتیں اور استعدادیں کر رہی ہیں پورے ہو جائیں۔ یعنی سارے پاکستانیوں کے حقوق پورے ہو جائیں پھر اگر کچھ بچ جائے یعنی اگر زائد پیداوار ہو تو اس کے متعلق قرآنِ کریم نے بعض اَور احکام دیئے ہیں ان پر عمل کیا جائے گا۔

تیسرے یہ فرمایا کہ اعداد و شمار جو ہوں گے ان کے متعلق تمہیں کچھ فیصلے کرنے پڑیں گے۔ مثلاً ایک بنیادی فیصلہ تو یہی ہے کہ دجل سے کام نہیں لینا۔ غرض اس کا جو منفی حصّہ ہے وہ تو اس پہلے مطالبہ سے تعلق رکھتا ہے کہ اعداد و شمار کے استعمال کے وقت دجل نہیں کرنا ظلم نہیں کرنا۔ بے انصافی نہیں کرنی بلکہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ اصول پر منصوبے بنانے چاہئیں اور اعداد و شمار کا جو صحیح استعمال ہے وہی استعمال ہو غلط استعمال نہ ہو۔

۱۹۴۷ء میں جب باؤنڈری کمیشن بیٹھا

تو اس کمیشن کے سامنے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے دجل کیا گیا۔ ہندوؤں نے یہ دجل کیا کہ انہوں نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے یہ بات پیش کر دی کہ گو ضلع گورداسپور کی مجموعی آبادی میں مسلمان زیادہ ہیں لیکن ضلع کی بالغ آبادی میں اکثریت ہندوؤں کی ہے اور چونکہ ووٹ بالغ آبادی نے دینا ہے اس لئے یہ ضلع بھارت میں شامل ہونا چاہیئے۔ ہم جب وہاں سے واپس آئے تو ہم سب بہت پریشان تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں یہ ڈالا کہ اگر ہمیں ۱۹۳۵ء کی سنسز رپورٹ (Census Report) مل جائے کہ اس وقت تک سب سے آخر میں ۱۹۳۵ء میں ہی سنسز (Census)

ہوئی تھی اور ایک کالکولیٹنگ مشین (CALCULATING MACHINE) مل جائے جو جلد جلد ضرب اور تقسیم کرتی ہے تو میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے راتوں رات ایک ایسا نقشہ تیار کر سکتا ہوں کہ اس سے ضلع گورداسپور کی بالغ آبادی کی صحیح تعداد سنسز (CENSUS) کے اصول کے مطابق معلوم ہو جائے گی بینسز (CENSUS) کے متعلق انہوں نے بعض اصول مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے عمر کے لحاظ سے گروپ بنائے ہوئے ہیں اور ہر گروپ کی وفات کی فی صد انہوں نے مقرر کی ہوئی ہے وہ تو ایک سال کی عمر سے شروع کرتے ہیں لیکن ہم نے ایسی عمر سے یہ کام شروع کرنا تھا کہ انہیں ۱۹۴۷ء میں بلوغت تک پہنچا دیں۔ مثلاً انہوں نے یہ اصول بنایا ہوا ہے کہ تین سال کی عمر کے بچے چار سال کی عمر کے ہونے تک سو میں سے پچانوے رہ جائیں گے پھر چار سال سے پانچ سال کی عمر کے ہونے تک وہ سو میں سے اٹھانوے رہ جائیں گے پھر انہوں نے بعض اسی قسم کے اصول وضع کئے ہوتے ہیں اور ہمیں ہر گروپ کو ضربیں اور تقسیمیں دے کر ہندوؤں اور مسلمانوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد نکالنی تھی۔ اور وہ تعداد معلوم کرنی تھی جو ۱۹۴۷ء میں بالغ ہو چکی تھی۔ اور جو پہلے بالغ تھے ان کی تعداد تو پہلے ہی دی ہوئی تھی۔ میں نے حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کیا تو حضور نے فوراً مناسب انتظام کر دیا۔ راتوں رات مجھے شاید پچاس ہزار یا ایک لاکھ ضربیں دینی پڑیں اور تقسیمیں کرنی پڑیں۔ لیکن بہرحال ایک نقشہ تیار ہو گیا اور اس نقشہ کے مطابق

ضلع گورداسپور کی مسلم بالغ آبادی

کی فی صد مجموعی لحاظ سے کچھ زائد تھی کم نہیں تھی۔ اگلے دن صبح جب مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے یہ حساب پیش کیا۔ تو ہندو بہت گھبرائے کیونکہ وہ تو اپنے آپ کو حساب کا ماہر سمجھتے تھے اور انہیں خیال تھا کہ مسلمانوں کو حساب نہیں آتا۔ بہرحال میں بتا رہا تھا کہ اعداد و شمار کو غلط طریق پر بھی استعمال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن ہمارے رب کو یہ بات پسند نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہیں سٹیٹسٹکس (STATISTICS) یعنی اعداد و شمار پہ اپنے منصوبہ کی بنیاد رکھنی پڑے گی۔ لیکن ان اعداد و شمار کا استعمال تحتِ صِبْغَۃَ اللہِ کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ اس میں دجل نہیں ہونا چاہیئے ظلم نہیں ہونا چاہیئے۔ بے انصافی نہیں ہونی چاہیئے۔ حق تلفی نہیں ہونی چاہیئے۔ اعداد و شمار کا استعمال ہماری ہدایت کے مطابق ہو۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اعداد و شمار جب تمہارے سامنے آئیں گے تو تمہیں کچھ فیصلے کرنے پڑیں گے۔ مثلاً یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ کپڑا بننے کے کتنے مزید کارخانوں کی ضرورت ہے۔ شکر کے کارخانے کتنے اور چاہئیں، لوہا کتنا چاہیئے سیمنٹ کتنا چاہیئے۔ ہزار قسم کی چیزیں ہیں جن کی آج دنیا میں ضرورت پڑتی ہے۔ ان میں سے ہر چیز کے متعلق فیصلہ کرنا پڑے گا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ فیصلہ اس کی صفات کے پرتو کے نیچے ہونا چاہیئے تا تم اس کی رحمت کے سایہ تلے رہو اور اس لئے اس کی رحمت کے سایہ تلے رہو کہ اس طرح تم اس کی صفات کے مظہر بن جاؤ۔

اب ہمیں دیکھنا یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنی قضا اور فیصلے کو بنیادی رنگ میں کس طرح پیش کیا ہے۔ کیا تعلیم دی ہے۔ کیا بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات جب فیصلے کرتی ہیں تو ان کی کیا شکل ہوتی ہے۔ جب ہم قرآن کریم پر اس لحاظ سے غور کرتے ہیں تو ہمارے سامنے یہ بات آتی ہے کہ سورہ مومن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاللّٰہُ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ (آیت ۲۱)

جب اللہ تعالیٰ فیصلہ کرتا ہے تو وہ حق و حکمت کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔ اس لئے اس نے فرمایا اے میرے بندو جب تم یہ فیصلہ کرو کہ اقتصادی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے کس قسم کے منصوبے تیار ہونے چاہئیں تو حق کو مدنظر رکھو۔ حق کے لفظ کو عربی زبان موافقت اور مطابقت کے معنے میں استعمال کرتی ہے۔ لیکن میں چونکہ اقتصادیات کا ذکر کر رہا ہوں اس لئے اس کے یہ معنے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ حقوق کے مطابق تمہارے فیصلے ہونے چاہئیں۔ اس کے معنے یہی ہیں کہ وہ فیصلے حکمت کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہوں۔ یہ بات بھی حقوق کے اندر ہی آ جاتی ہے مثلاً حکمۃً فیصلہ یہ ہوگا کہ ہر عمر کے لحاظ سے جس قسم کی غذا ہماری رعایا کو چاہیئے وہ غذا اس عمر کے گروپ کے لئے مہیا کی جائے۔ اور منصوبہ اس کے مطابق بنایا جائے۔ مثلاً دودھ ہے۔ اٹھارہ سال کی عمر تک دودھ بڑا ضروری ہے، بڑی دیر کی بات ہے میں جب انگلستان میں پڑھا کرتا تھا اس وقت بھی انگریز قوم کو اس طرف توجہ تھی اور لوگ بڑا اچھا خالص دودھ موٹروں (ویلز (VANS) جو سامان اٹھانے کے لئے ہوتی ہیں) میں لادے چھوٹے چھوٹے دیہات اور قصبوں میں بھی پھرتے رہتے تھے بعض دفعہ بعض بچوں کو میں نے اس نیت سے اپنے ہاتھ سے دودھ پلایا کہ مجھے ان کے اخلاق اور عادات کے متعلق علم حاصل کرنا ہوتا تھا اور میں چاہتا تھا کہ وہ میرے ساتھ بے تکلف ہو جائیں۔ اسی طرح سکولوں وغیرہ میں بھی خالص دودھ مہیا کیا جاتا تھا۔

یہ تو ایک مثال ہے اصول یہ ہے کہ ہر عمر کے لحاظ سے مختلف قسم کی غذاؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور

حکمت کا تقاضا یہ ہے

کہ جس قسم کی غذا کی کسی عمر کے بچے کو ضرورت ہے وہ غذا اسے ملنی چاہیئے۔ پھر ایک ہی عمر میں بچے، کانسٹی ٹیوشنلی (CONSTITUTIONALLY) یعنی بناوٹ کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ اور بناوٹ کا یہ اختلاف غذا کا تقاضا کرتا ہے۔ ایک بچہ ایسا ہے جس کا جسم زیادہ دودھ مانگ رہا ہے ایک بچہ ایسا ہے جس کا جسم زیادہ پروٹینز (PROTEINS) مانگ رہا ہے۔ ایک بچہ ایسا ہے جس کا جسم زیادہ سٹارچ (STARCH) مانگ رہا ہے۔ ایک بچہ ایسا ہے جس کا جسم زیادہ فیٹ (FAT) یعنی چکنائی اور مکھن وغیرہ مانگ رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے فیصلے حکمت کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہوں۔ میں تفصیل سے بیان کر چکا ہوں کہ رب العالمین نے جو قوتیں عطا کی ہیں ان کی کامل نشوونما ہونی چاہیئے۔ اور اس کامل نشوونما کے لئے ایک بچہ کا جسم ہمیں کچھ کہہ رہا ہے اور دوسرے بچہ کا جسم ہم سے کچھ اور مطالبہ کر رہا ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے فیصلے حکمت کے ماتحت ہونے چاہئیں۔ اور جس قسم کی پکار کسی کی قوت اور استعداد کی ہے اس پکار کو سننا تمہارا فرض ہے اور اس کی ضرورت کو پورا کرنا تمہاری ذمہ داری ہے۔

پھر اس میں یہ بھی آ جاتا ہے کہ فیصلہ کرتے وقت ساری رعایا کا خیال رکھنا چاہیئے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے ساری رعایا سے مراد میری

اس کی مجموعی حیثیت نہیں بلکہ اس کے گروپ بنائے جائیں کیونکہ کسی گروپ کا زبان حال سے اقتصادی لحاظ سے کچھ مطالبہ ہے اور کسی کا کچھ مطالبہ۔ اور یہ سارے مطالبے پورے ہونے چاہئیں کیونکہ اگر ہم یہ مطالبے پورے نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کی عطاء کی نشوونما اپنے کمال تک نہیں پہنچ سکتی اور مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے نشوونما میں اپنے کمال تک پہنچے اور یہی مقصود ہے اسلام کی اقتصادی تعلیم کا اور اس کے لئے ساری تفصیل اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے۔

حق کے معنی بہت وسیع ہیں

اور یہ آیت جو میں نے ابھی پڑھی ہے انسان کے ہر شعبہ زندگی کیساتھ تعلق رکھتی ہے لیکن میں اس وقت اقتصادیات کے متعلق بات کر رہا ہوں اور بار بار اس بات کو اس لئے دہراتا ہوں کہ تا کسی کے دماغ میں خلط یا اشتباہ پیدا نہ ہو بہرحال حق کے معنی کے اندر یہ آتا ہے کہ اقتصادی حقوق کی ادائیگی کے لئے کسی چیز کو مدنظر رکھا جائے یعنی جن اندازوں کے مطابق کوئی چیز چاہیئے ان کے لحاظ سے وہ چیز پیدا کرنے کی کوشش کی جائے اور جس وقت اس چیز کی ضرورت ہو اس کو فورسی (Foresee) کرنا حق کا تقاضا ہے مثلاً پہلے یہ اندازہ لگایا جائے گا کہ اگلے دس سال کے بعد پاکستان کی آبادی اتنی ہو جائیگی اور پھر اس آبادی کو مدنظر رکھکر اس وقت کے لئے منصوبہ تیار کرنا یَقْتَضِیْ بِالْحَقِّ کے اندر آجاتا ہے حق کے لغوی معنی کے اندر یہ بات پائی جاتی ہے کہ وقت اور اندازہ کا خیال رکھا جائے یعنی یہ بات اس کے معنی کے اندر پائی جاتی ہے کہ ایسے وقت میں وہ چیز حاصل ہو جب اس کی ضرورت لاحق ہو۔ کئی ایسی چیزیں ہیں جن کے لئے دس سال پہلے تیاری کی جاتی ہے۔ مثلاً غذا کا مسئلہ ہی ہے۔ پہلے ہمارے ملک میں غذا کی پیداوار میں کمی ہو گئی تھی اب ہمارے ملک میں غذا کی پیداوار ضرورت کے مطابق ہو گئی ہے۔ لیکن چونکہ آبادی بڑھ رہی ہے اس لئے منصوبہ بناتے وقت آج ہمیں دس سال بعد کی ضرورت کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے ورنہ ہم دس سال بعد اپنی ضرورت کو پورا نہیں کر سکیں گے جس کا یہ مطلب بھی ہے کہ حق کے معنی میں اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ آئندہ نسلوں کا خیال رکھنا بھی حال کی نسل پر لازم ہے۔ بہرحال اسلامی اقتصادی تعلیم کا تقاضا ہے کہ ہر شخص کا حق جو خدا تعالےٰ نے قائم کیا ہے پورا ہو اور پھر جس وقت وہ حق قائم کیا جائے وہ پورا ہو یعنی ایک تو یہ ہے کہ آج جو حقوق کسی کے قائم کئے گئے ہیں وہ پورے ہوں لیکن زندگی اور موت ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے کوئی آتا ہے اور کوئی چلا جاتا ہے۔ حقوق کے نقشہ میں ہر آن تبدیلی پیدا ہو رہی ہے مجموعی طور پر نسل بڑھ رہی ہے اور نسل بڑھنی ہی چاہیئے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے ہمارے نزدیک اب پھر دنیا میں ایک غلط قسم کا نعرہ شروع ہے جس وقت میں پڑھا کرتا تھا اس سے دس پندرہ سال پہلے انگلستان میں ایک بڑی مہم چلی تھی کہ نسل نہ بڑھائی جائے اور جب ہم پڑھا کرتے تھے۔ اس وقت انہوں نے کہا کہ اگر نسل بڑھنے کی یہی رفتار رہی تو آئندہ سو سال کے بعد کوئی انگریز باقی نہیں رہے گا۔ سب انگریز مر چکے ہوں گے اس لئے زیادہ بچے پیدا کرو۔ انسان چونکہ جاہل ہے غیب کی باتوں کا اسے علم نہیں اس لئے وہ غلط اندازے کر کے غلط فیصلے کر جاتا ہے۔

نسل بہرحال اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے

اور وہی رزاق ہے اس لئے ہمیں اس کی فکر نہیں کرنی چاہیئے لیکن منصوبہ بندی کا جو کام ہے وہ ایک حد تک اور ایک دائرہ کے اندر اللہ تعالےٰ نے انسان کے سپرد کیا ہے اس دائرہ کے اندر جب بھی ہم کوئی منصوبہ بنائیں تو اس میں اگلی نسل کا خیال رکھنا ضروری ہے اور پھر اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ حق کی ادائیگی ہو اور جب بھی کوئی حق پیدا ہو قوم اس کو ادا کرنے کے لئے پہلے سے تیار ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ کے جو فیصلے ہوتے ہیں وہ عدل و انصاف پر ہوتے ہیں۔ اسکے دوسرے معنے یہ کئے گئے ہیں۔ میں تمہیداً بیان کر دوں کہ اس آیت کے جو معنے پہلے کئے گئے ہیں وہ بھی اپنی جگہ پر صحیح ہیں لیکن

فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ

کے

ایک معنی یہ بھی ہیں

کہ جب اللہ تعالیٰ کسی امت کی طرف رسول بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ہی عدل و انصاف کے مطابق فیصلے کئے جاتے ہیں اور حقوق قائم کئے جاتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایسا وجود اور کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جو ہر جہت سے کامل ہو اور جو ہر علم پر محیط ہو اور اللہ تعالیٰ ہی حق کو قائم کر سکتا ہے پس فرمایا:-

فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کی حیثیت میں ایک کامل اور مکمل شریعت لے کر آئے تو تمام حقوق کو قائم کرنے اور تمام حقوق کی ادائیگی کے متعلق جو تعلیم تھی وہ بھی اپنے کمال کو پہنچ گئی۔

قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ میں پیداوار کی تقسیم کے متعلق ہدایت دی گئی ہے۔ جب کوئی منصوبہ بنایا جاتا ہے تو اس کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک پہلو ہوتا ہے۔ پیدا کرنا اور دوسرا پہلو یہ ہوتا ہے کہ اس منصوبہ نے جو پیدا کیا ہے اس کو تقسیم کرنا اب مثلاً باوجود اس کے کہ ہماری حکومت اور ہمارے ملک کا یہ منصوبہ بڑا کامیاب ہوا ہے کہ ضرورت کے مطابق اجناس ملک میں پیدا ہو جائیں اور اب ہمارے ملک میں مجموعی لحاظ سے غذا کی کمی نہیں ہے یعنی مجموعی لحاظ سے جتنا کھانا سارے پاکستانیوں کو ملنا چاہیئے تھا وہ پیدا ہو گیا ہے لیکن اس کے باوجود آپکو ملک میں بھوکے نظر آئیں گے اس لئے کہ رزق تو اللہ تعالےٰ کے قانون کے مطابق پیدا ہو گیا لیکن اس کی تقسیم جو انسان نے کرنی تھی وہ صحیح نہیں ہوئی اس کے اندر نقص رہ گیا ہے اسی نقص کی وجہ سے گو گندم وافر مقدار میں ملک میں موجود ہے مگر پیٹ بھوکے ہیں۔ پیٹ خالی ہیں کیونکہ ان پیٹوں تک گندم نہیں پہنچتی۔ اس کا انتظام نہیں کیا گیا۔ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ میں ہمیں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ جب تم کوئی منصوبہ بناؤ تو وہ منصوبہ خدا تعالےٰ کی ہدایت کے مطابق ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں

سب کے حقوق کا خیال

رکھا گیا ہو اور اگر تم خدائی ہدایت پر عمل کرو گے تو ایسا ہو گا کہ اس کی تقسیم بھی منصفانہ ہو گی اور پھر اس کے بعد کوئی پیٹ بھوکا نہیں رہیگا کوئی تن ننگا نہیں رہے۔ کوئی خاندان بغیر سایہ کے نہیں رہے گا کوئی بیمار یہ حسرت دل میں لے کر نہیں مرے گا کہ میرا علاج ہونا چاہیئے تھا۔ مگر مجھے نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ نہ ننگ نظر آئے گا اور نہ کوئی ہاتھ مانگنے کے لئے دوسرے کے سامنے پھیلے گا۔ ہر شخص کی عزت قائم ہو گی ہر شخص کو اس کا حق مل رہا ہو گا۔ لیکن حق وہی ہے جو اللہ تعالےٰ نے قائم کیا ہے وہ حق

نہیں جو لوگ اپنی طرف سے بنا لیں

تیسری بات جو منصوبہ بناتے وقت مدنظر رکھنی چاہیئے جزا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ

جزا بھی مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْن کے ماتحت ہو

یعنی خالصۃً اللہ کے لئے ہو۔ میں نے شروع میں اشارہ کیا تھا کہ جب ہم کوئی منصوبہ بناتے ہیں تو بہت سوں کو کچھ بدلے بھی دیئے جاتے ہیں۔ یہ منصوبہ کا ایک لازمی حصہ ہے۔ لیکن چونکہ وقت زیادہ ہو گیا ہے۔ اس لئے اس حصہ کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میں انشاء اللہ اگلے جمعہ بیان کروں گا۔

رمضان المبارک کے ضروری مسائل

پانچ بنائے اسلام میں سے رمضان شریف کے روزے رکھنا ایک نہایت اہم رکن ہے قرآن کریم اور احادیث میں اس کے متعلق واضح ارشادات موجود ہیں۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ معذوروں کو چھوڑ کر ہر وہ شخص جو رمضان کا مہینہ پائے تو وہ ضرور روزے رکھے۔ گویا نماز اور دیگر عبادات کی طرح یہ عبادت بھی مسلمانوں پر فرض واجب ہے۔ روزہ کا مفہوم یہ نہیں کہ انسان ایک خاص وقت سے لے کر سورج غروب ہونے تک بھوکا پیاسا رہے۔ بلکہ روزہ انسان کے تزکیہ نفس کے لئے ہوتا ہے جس روزہ سے انسان کا نفس پاک نہ ہوتا ہو۔ اور اس کے اندر ایک غیر معمولی تغیر رونما نہ ہو۔ وہ روزہ روزہ دار کے لئے فائدہ مند نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

من لم یدع قول الزور
والعمل به فلیس
لله حاجة فی ان یدع
طعامه وشرابه (بخاری شریف)

یعنی جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے۔ تو اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا ترک کرے۔

سحری کھانے کے بعد طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک روزہ کا وقت ہوتا ہے۔ روزہ کی حالت میں روزہ دار کو کھانے پینے مباشرت اور لغویات وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔ قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ سر میں تیل ڈالنے۔ مسواک۔ خوشبو۔ لگانے سونگھنے اور مالش کرنے سے روزہ میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ دودھ پلانے والی عورت، حاملہ مسافر اور بیمار کے لئے روزہ فرض نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کو کسی دوسرے وقت میں معذوری زائل ہونے پر چھوڑے ہوئے روزے رکھنے چاہئیں۔ یہی حکم حائضہ اور نفاس والی عورت پر بھی عائد ہوتا ہے۔ ان ایسے معذورین کو روزہ کا فدیہ ادا کرنا ضروری ہے۔۔ دائمی مسافر اور مریض کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”جو بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے مثلاً ایک نہایت بوڑھا اور ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی۔ اور سال بھر اس طرح گزر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے۔ کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔ اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا اس شخص کے واسطے ہو سکتا ہے۔ جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جائے۔ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے“

رمضان شریف میں رات کو اٹھنے مم

مم اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مثلاً محنتی، مزدور اور زمیندار وغیرہ نماز تہجد رات کے آخری حصہ میں نہ ادا کر سکتا ہو۔ تو وہ نماز تراویح رات کے پہلے حصہ میں ادا کر سکتا ہے۔ نماز تراویح باجماعت رات کے پہلے حصہ یا دوسرے حصہ میں ادا کرنا مستحب ہے۔ رمضان شریف میں نماز تہجد اور نوافل اور صدقات پر زیادہ سے زیادہ زور دینا چاہیئے ۔

نزولِ قرآن مجید کا مُبارک مہینہ

احباب تعلیم قرآن اور وقف عارضی کی تحریک کی طرف خاص توجہ فرمائیں

چند دنوں تک رمضان المبارک شروع ہو رہا ہے۔ مومنوں کے لئے یہ موسم بہار کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کی خصوصیت میں بیان فرمایا ہے اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ کہ اس مہینے میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔ اس ماہ کی عظیم برکت یہ ہے کہ قرآن پاک ایسی جامع روحانی کتاب کا اترنا اس مہینے میں شروع ہوا۔ گویا قرآن پاک اور رمضان المبارک باہم روحانی رابطہ رکھتے ہیں۔ آیت مذکورہ بالا کا ایک مطلب یہ بھی ہے۔ کہ اس مبارک مہینے میں قرآنی حقائق و معارف کا خاص انکشاف ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام افراد جماعت کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ

”جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا نہ مرد نہ عورت، نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو۔ جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو“

(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء)

اس سال اس مبارک تحریک کے دوسرے پنجسالہ دور کا آغاز کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

”میں چاہتا ہوں کہ ہم پوری طاقت کے ساتھ، پوری ہمت کے ساتھ اور انتہائی کوشش کے ساتھ تعلیم القرآن کے اس دوسرے دور میں داخل ہوں۔ اور خدا کرے کہ کامیابی کے ساتھ (جہاں تک موجودہ احمدیوں کا تعلق ہے) اس سے باہر نکلیں“

احباب کرام! اس پنجسالہ دور کا یہ پہلا رمضان المبارک ہے۔ مومن کے لئے یوں تو سارے ایام ہی بابرکت ہوتے ہیں مگر رمضان کی خصوصیت ہے کہ وہ برکتوں سے بھرپور ہوتا ہے۔ پھر اس مہینے کو قرآن مجید سے اور قرآن مجید کو اس مہینے سے غیر معمولی رابطہ ہے۔ اس لئے تمام احباب کا انفرادی اور اجتماعی فرض ہے کہ ابھی سے کمر ہمت کس لیں۔ اور رمضان المبارک میں قرآن کریم پڑھنے، پڑھانے اور اس کے معارف جاننے کے لئے اس پر تدبر کرنے کا عزم صمیم کر لیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نہایت واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

”میں تمام جماعتوں کو، تمام عہدہ داران، خصوصاً امراء اضلاع کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن کریم کا سیکھنا، جاننا، اس کے علوم کو حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قرب الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں از بس ضروری ہے، اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے“

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی برکات سے کامل طور پر متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد) (تعلیم القرآن)

لجنات اماء اللہ کیلئے ضروری اعلانات

۱ - سورہ بقرہ کی پہلی سترہ آیات

لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر اور ناصرات الاحمدیہ کی ہر بچی کے سال رواں کے دینی نصاب میں سورہ بقرہ کی پہلی سترہ آیات کا حفظ کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ تمام لجنات اور عہدیداران ناصرات فوری اس امر کا انتظام کریں بچوں کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جلسہ سالانہ تک مجھے رپورٹ مل جائے کہ تمام ناصرات یہ آیات حفظ کر چکی ہیں اسلئے ہر لجنہ نوٹ کرے کہ ان کی رپورٹ ۲۴ دسمبر تک مرکزی دفتر لجنہ میں پہنچ جائے تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جاسکے

لجنہ کی ممبرات کی رپورٹ ان کی ماہانہ رپورٹ میں آتی رہے کہ ہر ماہ اتنی ممبرات میں سے اتنی یاد کر چکی ہیں۔ لجنہ کی ممبرات کو یہ آیات مع ترجمہ یاد کروائی جائیں

۲ - لجنات کا جائزہ موصیات

ماہ اپریل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ہر شہر، قصبہ اور گاؤں میں جہاں موصیات موجود ہوں ایک تنظیم موصیات قائم کی جائے۔ جس کی نائب صدر کا انتخاب کروا کے مرکز سے منظوری لی جائے۔ پھر وہ نائب صدر اپنی موصیات کا جائزہ بھجوائیں۔

۱ - ان کے شہر، قصبہ یا گاؤں میں کل کتنی موصیات ہیں ؟

۲ - کیا ان کی اس نائب صدر کا انتخاب ہو چکا ہے۔

۳ - موصیات میں سے کتنی ناظرہ قرآن مجید جانتی ہیں ؟

۴ - ناظرہ جاننے والیوں میں سے کتنی ترجمہ جانتی ہیں۔

یہ جائزہ بھجوانے کے بعد ہر ماہ یہ رپورٹ آیا کرے کہ کتنی موصیات قرآن کریم کی تعلیم دے رہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہر موصیہ کم از کم دو کو پڑھائے۔ اس وقت تک باوجود بار بار اعلانات کرنے کے صرف ۲۵ لجنات کی طرف سے جائزہ موصول ہوا ہے۔ جن لجنات نے ابھی تک نہیں بھجوایا وہ بھجوائیں اور جہاں موصیات پڑھا رہی ہیں۔ ان کی ماہانہ رپورٹ آیا کرے تا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جاتی رہے

۳ - درخواستیں برائے اعتکاف

امسال رمضان المبارک کے دنوں میں جو بہنیں مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے کی خواہشمند ہوں انہیں چاہیئے کہ اپنی درخواستیں چودھویں روزہ تک مجھے بھجوا دیں۔ اسکے بعد آنے والی درخواست پر غور نہیں کیا جائیگا۔ اپنی درخواست میں اپنی عمر بھی ضرور لکھیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ایک ضروری اعلان

خاکسار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین سو تیرہ صحابہؓ میں سے بمطابق ترتیب "انجام آتھم" ۷ تا ۱۰۰ کے حالات زندگی مرتب کر رہا ہے

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگر وہ ان صحابہ کرامؓ میں سے کسی کے متعلق کچھ علم رکھتے ہوں تو خاکسار کی راہنمائی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نیز اگر ان اصحاب مسیح موعود علیہ السلام کے عزیز و اقارب میں سے کوئی صاحب یہ اعلان پڑھیں تو خاکسار سے رابطہ قائم فرما کر ممنون فرماویں۔

(ملک محمد اکرم۔ درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کریں۔ نہ کہ ایڈیٹر سے۔ (ایڈیٹر)

داخلہ تھرڈ ایر تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کر کے تھرڈ ایر میں داخلہ لینے والے امیدوار اپنی درخواستیں جلد از جلد بنام پرنسپل بھجوا دیں۔ داخلہ آرٹس اور سائنس گروپس میں مل سکتا ہے کالج میں آرٹس اور سائنس کے مضامین کی تیاری کا بفضلہ خاطر خواہ انتظام موجود ہے۔ بیرون جماعت سے آنیوالے طلباء کے لئے فضل عمر ہوسٹل میں تسلی بخش رہائش کا بندوبست ہے۔

درخواست فارم دفتر کے اوقات میں کالج سے ہر وقت مل سکتے ہیں۔ درخواست مکمل کوائف سے پُر ہو جس کے ساتھ دو عدد فوٹو پرووینشل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ شامل ہونے ضروری ہیں ۲ نومبر سے ۱۱ نومبر تک داخلہ بغیر لیٹ فیس کے ہو گا اور اس کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ ہو گا

روزانہ داخلہ کے لئے انٹرویو صبح ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک ہوا کرے گا۔ انٹرویو کے وقت سرپرست کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

جامعہ نصرت برائے خوانین ربوہ

اعلان داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں تھرڈ ایر کلاس کا داخلہ ۲ نبوت ۱۳۴۸ ہش ۲ نومبر ۱۹۶۹ء سے شروع ہے اور دس روز تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ کیریکٹر اور پرووینشل سرٹیفکیٹ جلد کالج آفس میں پہنچ جانی چاہئیں

انٹرویو روزانہ ۹ تا ۱۲ بجے

ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات۔ اعلیٰ تعلیم شاندار نتائج۔ پاکیزہ اسلامی ماحول

کالج کے ساتھ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے۔ (پرنسپل)

وقف جدید کے لئے اراضی وقف کرنیوالے اصحاب کیلئے

ایک ضروری اعلان

۱۹۵۸ء میں جب سیدنا حضرت مصلح الموعودؓ نے وقف جدید کی تحریک فرمائی اور ساتھ ہی یہ اعلان فرمایا کہ زمیندار اصحاب اپنی اپنی زمینوں میں سے ایک حصہ غلبۂ اسلام کے لئے وقف فرما دیں تو بہت سے دوستوں نے کیک ایک دو دو ایکڑ سے لیکر ۱۰ ایکڑ تک زمین خدمت اسلام کے لئے وقف جدید کے حق میں وقف کر دی۔ اور تین چار سال تک باقاعدگی کے ساتھ اس کی آمد وقف جدید کو دیتے رہے۔

لیکن حالیہ خط و کتابت سے معلوم ہوا ہے کہ ان وقف کنندگان میں سے بعض اصحاب جو گذشتہ تین چار برس کے عرصے میں وفات پا گئے ہیں۔ ان کے ورثاء نے اپنے مخلص اور محب دین مالکان اراضی کی وصیت اور عمل کو صحیح رنگ میں ملحوظ نہیں رکھا۔ وہ رقبہ اراضی جو وقف جدید کے لئے مخصوص تھا اور جس کی آمد وقف جدید کو ملنی چاہیئے تھی وہ مختلف ورثاء کے قبضے میں ہے اور اس کی صحیح آمد تشخیص ہو کر وقف جدید کو موصول نہیں ہو رہی ایسے دوستوں کی خدمت میں خطوط اور یاد دہانیاں بھی بھیجی جا رہی ہیں۔ لیکن خاکسار ان کے ورثاء کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہے۔ کہ اوّل تو ایسے رقبہ جات اراضی کے تصفیے کے لئے وہ وقف جدید سے معاملہ اور قیمت وغیرہ طے کر لیں اور وقف جدید سے وہ اراضی خود خرید لیں۔ ورنہ وہ اگر ایسا نہ کرنا چاہیں تو اس رقبے کی پیداوار اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر ہر فصل کے موقع پر خود بغیر یاد دہانی کے دفتر میں جمع کرا کر رسید حاصل فرما دیں۔ یہ تقویٰ کا نہایت احسن طریق ہے یاد رہے کہ دنیا کا مال و دولت ایک عارضی اور متنازعہ اور فانی چیز ہے۔ جو چیز قائم رہنے والی ہے وہ خدا تعالیٰ کی خاطر دیا ہوا حصہ ہے خواہ وہ ایک دانہ ہی کیوں نہ ہو

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

حب اطہرا امرض اطہرا کی شہرۂ آفاق دوا مکمل کورس ۵ تولہ گیا روپے ۲۰/ فی تولہ روپے ۲/ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

فوری ضرورت

فضلِ عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں میس کے لئے تین کارکنوں کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ کے علاوہ روٹی۔ وردی اور رہائش کی بھی سہولت دی جائیگی خواہشمند اپنی درخواستیں اپنے پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق کے ساتھ ۵ نومبر تک خود دے کر پہنچ جائیں۔ غیر از جماعت دوست بھی تصدیق کے ساتھ درخواست دے سکتے ہیں۔

خاکسار عبدالرؤف
صدر میس۔ فضل عمر ہوسٹل ربوہ

درخواست ہائے دعا

میرے داماد بعارضہ قلب ڈھاکہ میں شدید بیمار ہیں۔ وہ فوج میں میجر تھے لیکن بوجہ بیماری ملازمت سے پنشن پر ریٹائر ہو چکے ہیں۔ عارضہ قلب کی وجہ سے طویل سفر نہیں اختیار کر سکتے اس لئے ڈھاکہ میں ہی زیر علاج ہیں۔ میں بزرگان سلسلہ اور جملہ دیگر بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

اہلیہ محمد احمد معرفت موسیٰ اینڈ سنز۔ نیلہ گنبد۔ لاہور

۲۔ عزیزم برادرم سید شاہ میر احمد صاحب اشرف چند دنوں سے پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں انہیں اپنڈے سس کی تکلیف ہے احباب جماعت دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(سید تنویر احمد شاہد)

۳۔ عزیزم ڈاکٹر انور احمد صاحب پسر برادرم ملک عطا محمد صاحب امسال ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ۲ کا آخری امتحان دے رہے ہیں۔ عزیز موصوف کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے (خاکسار حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے میرے برادر زادے فیض احمد کو دو بچیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری ہدایت علیخاں کا پوتا اور چوہدری بشیر احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ عزیز نومولود کا نام اظہر احمد تجویز کیا گیا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ عزیز نومولود کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ صحت و عافیت والی دراز عمر عطا فرما کر والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

محمد یوسف ناصر واقف زندگی وکالت مال اوّل تحریک جدید ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔
"ایک دفعہ دانت میں سخت درد تھا میں نے کسی سے دریافت کیا کہ اس کا کیا علاج ہے اس نے کہا موٹا علاج مشہور ہے "علاج دندال اخراج دندال" اس کا یہ فقرہ میرے دل پر گراں گذرا۔ کیونکہ دانت بھی ایک نعمت الٰہی ہے اسے نکال دینا ایک نعمت سے محروم ہونا ہے"۔
(ملفوظات جلد چہارم ص۲۶۳)
دانتوں جیسی عظیم نعمت سے محروم ہونے کی بجائے "اینٹی کیریز" اور اینٹی پائیوریا" کا استعمال کیجئے فی معدہ مکمل کورس -/۱۰ تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

قند شفا
جوشاندہ کی ترقی یافتہ شکل
نزلہ، زکام اور کھانسی کے لئے بہترین دوا
گرم پانی میں حل کر کے پئیں
قیمت ایک روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۶

لائلپور
میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے اچھی ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ، سیٹ بستر فرشی دریاں، کھیس تولیئے جائے نماز تھوک کے بھاؤ پر چون مل سکتے ہیں۔
دسیم ٹیپسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

اسلام کی روزافزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف دو روپے -/۲ (مینجر)

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے
کہ
میں نے اپنی زندگی اور ہوش و حواس میں اس فانی دنیا کے ہر قسم کے بار سے اپنے کندھوں کو ہلکا کر لیا ہے۔ اب میں نے کسی کا کچھ نہیں دینا۔ جو کچھ میری دنیاوی متاع تھی وہ میں نے اپنے بچوں میں تقسیم کر دی ہے اور اب میں ہر طرح سے مطمئن اور آزاد ہوں میرا کاروبارِ خدمت جو دواخانہ کی شکل میں تھا وہ میں نے اپنے دو بچوں حکیم عبد الحمید اور انوار احمد جان کے حوالے کر دیا ہے اور وہی اسے میرے خطوط پر چلانے اور بڑھانے کے ذمہ دار ہیں۔ اس دواخانہ کو شروع کرنے وقت جو نصائح حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمائی تھیں وہ میں نے ان دونوں بچوں کو تاکید اً پہنچا دی ہیں۔ دوستوں سے میری درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو ان ہدایات پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت اقدس کا لگایا ہوا خدمت خلق کا یہ پودا پھولتا اور پھلتا رہے۔ میرا مولیٰ ہر احمدی کو اطمینان اور خوشنودی کی زندگی عطا فرمائے آمین
حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اوّل گوجرانوالہ

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودہا تا لاہور	۲-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۳۰
روانگی از لاہور تا سرگودہا	۳-۰۰	۳-۵	۴-۴۵	۵-۴۰	۶-۲۰	۶-۴۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۳۰	۱۱-۱۰	۱۲-۲۰ بعد دوپہر	۱-۲۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۲۰	۵-۵۰	۷-۲۰
روانگی از سرگودہا تا گوجرانوالہ	۴-۴۵	۹-۱۵															
روانگی گوجرانوالہ تا سرگودہا	۹-۳۰	۲-۳۰															

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں
(محمد علی ظفر جنرل مینیجر)

بخیر معدہ پریشانی خوف و وہم کی کامیاب علاج گاہ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ گول کچہری بازار لائلپور

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے ۱۵ نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے ۲۵ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

تبلیغی و علمی مجلہ
الفرقان ربوہ
ماہنامہ جس میں
قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ
پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب
دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات
کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا
ابوالعطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ صرف چھ روپے (مینجر)

تریاق سلیمانی
بدہضمی، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے کا
فوری علاج
قیمت ایک روپیہ، دو روپے، چھ روپیہ
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

بواسیر
درد جلن مسے اور اخراج خون قبض کو باج جڑ سے ختم کرنے کے لئے
PILES CURE پائلز کیور کے
چار کیپسولز
کا ایک کورس کافی ہے تسلی کے لئے نمونہ
کی ایک خوراک اور پمفلٹ بالکل مفت بڑے
بڑے شہروں کے اچھے دوا فروشوں سے دستیاب ہے۔
مکمل کورس ۱۰/ روپے ڈاک خرچ ۵۰/ اسٹاکسٹوں کے لئے
معقول کمیشن۔ سول ایجنسی کے خواہشمند حضرات ربوہ کے پتہ پر رجوع کریں
کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
ڈاکٹر راجو ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

درخواستِ دُعا

چوہدری شوقی محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈڈبہ چک ۲۹ کی آنکھوں کا اپریشن سول ہسپتال سانگلہ ہل میں ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا کے سلسلے سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا کرے۔ آمین۔

(چوہدری محمد اسلم۔ ڈڈبہ)

فوجی بھرتی کا پروگرام بابت ماہ نومبر ۱۹۶۹ء

نمبر شمار	تاریخ بھرتی	مقام بھرتی	ضلع	جگہ بھرتی
۱	۵-۱۱-۶۹ بدھ	کمرمشانی	میانوالی	ریسٹ ہاؤس
۲	۶-۱۱-۶۹ جمعرات	میانوالی	میانوالی	ریسٹ ہاؤس
۳	۷-۱۱-۶۹ جمعہ	چک ۲، جنوبی	سرگودہا	سکول
۴	۱۱-۱۱-۶۹ منگل	احمد پور	جھنگ	کینال ریسٹ ہاؤس
۵	۱۲-۱۱-۶۹ بدھ	نوشہرہ	سرگودھا	؍
۶	۱۵-۱۱-۶۹ ہفتہ	ساہیوال	؍	؍
۷	۱۸-۱۱-۶۹ منگل	جھنگ	جھنگ	؍
۸	۱۹-۱۱-۶۹ بدھ	کوٹ مومن	سرگودہا	وٹرنری ہسپتال
۹	۲۱-۱۱-۶۹ جمعہ	جوہر آباد	؍	ریسٹ ہاؤس
۱۰	۲۶-۱۱-۶۹ بدھ	بھکر	میانوالی	؍
۱۱	۲۹-۱۱-۶۹ ہفتہ	شورکوٹ	جھنگ	؍

نوٹ:۔ بھرتی صبح ۹ بجے ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ اپنے ہمراہ لائیں۔
عمر ۱۷ سال سے ۲۳ سال تک۔
سائنس کے ساتھ میٹرک پاس لڑکوں کو نیوی میں بھرتی کیا جاتا ہے۔

(نظارت امور عامہ ربوہ)

امانت فنڈ تحریک جدید

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ
"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"
(افسر امانت تحریک جدید)

تذکرہ
مجموعہ الہامات کشوف و رؤیا
حضرت مسیح موعود علیہ السلام
احباب جماعت کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کشوف و رؤیا کا مجموعہ
تذکرہ ایڈیشن سوم
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ
نے شائع کیا ہے جو ایک عرصہ سے نایاب تھا اس ایڈیشن کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں وہ الہامات کشوف و رؤیا جو ایڈیشن اول و ایڈیشن دوم میں شائع نہ ہوسکے تھے اس ایڈیشن میں ان کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے ساتھ ایک صد بانوے ۱۹۲ صفحات کی مفتاح بھی شائع کی گئی ہے تاکہ حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے۔
صفحات ۱۰۱۸ سائز ۲۰×۲۶/۸ کاغذ و طباعت عمدہ ہدیہ علاوہ محصول ڈاک صرف اٹھارہ روپے
ملنے کا پتہ:۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے
سونے کے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز۔ کمرشل بلڈنگ لاہور فون نمبر ۵۲۶۲۳

قابل اعتماد سروس
سرگودہا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (مینجر)

ضروریات مرغی خانہ
مثلاً بٹھانے والے انڈے
یک روزہ چوزے، پٹھیاں،
مرغیاں۔ خوراک اور اجزائے
خوراک وغیرہ۔
خلیل پولٹری فارم ربوہ
سے حاصل کریں۔ (مینجر)

سرگودہا کے احباب الفضل کا تازہ پرچہ مکرم قریشی رشید احمد صاحب
ایجنٹ الفضل سرگودھا سے طلب کریں۔ (مینجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۹ر اخاء تا ۴ر نبوت ۱۳۴۸ھ

۱۔ گزشتہ ہفتے کے دوران اللہ تعالےٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالےٰ اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ نے ۳۱ر ماہ کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی خطبہ جمعہ میں حضور نے ناصرات الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، اطفال الاحمدیہ اور انصار اللہ کے سالانہ اجتماعات کے نہایت کامیاب انعقاد اور اس سلسلہ میں خدائی تائید و نصرت کے مہتمم بالشان ظہور پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ حضور نے فرمایا ہمارے یہ اجتماع بھی اللہ تعالےٰ کے پیہم نازل ہونے والے فضلوں اور رحمتوں کے نتیجہ میں گزشتہ اجتماعوں کی نسبت زیادہ بارونق رہے اور پہلے سے زیادہ بابرکت ثابت ہوئے اور ان میں شرکت کرنے والوں کو نئی زندگی سے ہمکنار کرنے کا موجب بنے لیکن جہاں تک ان اجتماعات کا تعلق ہے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے سب سے زیادہ مجالس کی نمائندگی انصار اللہ کے اجتماع میں رہی۔ اس میں ۳۵۶ مجالس کے نمائندگان نے شرکت کی۔ تاہم شرکت کرنے والی مجالس کی یہ تعداد بہت ناکافی ہے کیونکہ مجالس کی تعداد ایک ہزار ہے ہمارا مقصد صرف اس وقت حاصل ہو سکتا ہے کہ جب ان اجتماعات میں کم از کم ہر مجلس کی نمائندگی ضرور ہو۔ یہ کم سے کم معیار ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ترقی کے مدارج میں سے ہوتے ہوئے ابھی کم سے کم معیار تک بھی نہیں پہنچے ہیں۔

حضور نے نئی نسلوں کی تربیت پر خاص زور دیتے ہوئے مجالس اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ اور جماعتی تنظیم کو اس کی نہایت عظیم اور اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی اس ضمن میں حضور نے ایک کمیٹی بنانے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔ اس کمیٹی کو باقاعدہ منصوبہ بنا کر اجتماعوں کے انعقاد سے تین ماہ قبل کام شروع کر دینا چاہیئے اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اجتماعوں میں ہر مجلس کی نمائندگی سے متعلق کم از کم معیار تک ضرور پہنچ جائیں۔ نیز فرمایا کہ جماعتی نظام بھی میرے سامنے ذمہ دار ہوگا اس امر کا کہ ہر جماعت کے نمائندے اجتماعوں میں ضرور شریک ہوں۔

۳۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مکرم پروفیسر حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ۴۹-۱۳۴۸ ہجری شمسی کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے حسب ذیل عہدیداروں کے تقرر کا اعلان کیا ہے:۔

۱۔ مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب (نائب صدر)	(۲) مکرم سمیع اللہ صاحب سیال (معتمد)
۳۔ مکرم حمید احمد صاحب خالد (مہتمم خدمت خلق)	(۴) مکرم مولوی اللہ بخش صاحب (مہتمم تعلیم)
۵۔ مکرم محمد اسلم صاحب صابر (مہتمم تربیت)	(۶) مکرم عبد الرشید صاحب غنی (مہتمم مال)
(۷) مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب (مہتمم عمومی)	(۸) مکرم عبد الرزاق صاحب (مہتمم صحت جسمانی)
(۹) مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب (مہتمم وقار عمل)	(۱۰) مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب (مہتمم صنعت و تجارت)
(۱۱) مکرم منور شمیم صاحب خالد (مہتمم تحریک جدید)	(۱۲) مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب (مہتمم مجالس بیرون)
(۱۳) مکرم عطاء المجیب صاحب راشد (مہتمم اطفال)	(۱۴) مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر۔ (مہتمم اصلاح و ارشاد)
(۱۵) مکرم مولوی صدیق احمد صاحب (مہتمم تجنید)	(۱۶) مکرم محمد اسلم صاحب شاد منگلا (مہتمم اشاعت)
(۱۷) مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور (مہتمم مقامی)	(۱۸) مکرم مبارک احمد صاحب کاٹھ گڑھی۔ (محاسب)

۴۔ اسیطرح حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے ۴۹-۱۳۴۸ ہجری شمسی کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی حسب ذیل مجلس عاملہ کا اعلان کیا گیا ہے

(۱) حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ (نائب صدر)	(۲) بشریٰ بشیر صاحبہ (جنرل سیکرٹری)
(۳) حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (سیکرٹری خدمت خلق)	(۴) صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ (سیکرٹری ناصرات)
(۵) بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (سیکرٹری لجنات بیرون)	(۶) بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب (سیکرٹری مال)
(۷) صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ (سیکرٹری ضیافت)	(۸) رضیہ درد صاحبہ (سیکرٹری تعلیم)
(۹) سعیدہ احسن صاحبہ (سیکرٹری تربیت)	(۱۰) نصیرہ نزہت صاحبہ (سیکرٹری اصلاح و ارشاد)
(۱۱) رضیہ ناصرہ صاحبہ (سیکرٹری مال)	(۱۲) امۃ اللطیف صاحبہ (سیکرٹری تجنید و اشاعت)
(۱۳) امۃ المجید رحمانی صاحبہ (سیکرٹری تحریک جدید، وقف جدید)	
(۱۴) امۃ الرشید شوکت صاحبہ (مدیرہ مصباح)	(۱۵) سیدہ نصیر بیگم صاحبہ (ناظمہ جلسہ سالانہ)

۶۔ مکرم مولوی ناصر احمد صاحب مبلغ سیرالیون بخیر و عافیت ۳ر نومبر کی شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ پہنچے کثیر تعداد میں احباب نے ان کا استقبال کیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے۔ اور بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (وکالت تبشیر)

۷۔ مکرم مولوی محمود احمد صاحب چیمہ اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے بیرون پاکستان جانے کے لئے ۴ر نومبر کو صبح ساڑھے سات بجے کی گاڑی سے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اجتماعی دعا محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کو خدمت اسلام کی بیش از پیش توفیق سے نوازے آمین (وکالت تبشیر)

ماہِ رمضان اور اسکی فدیہ

رمضان کا بابرکت مہینہ انشاء اللہ تعالےٰ ۱۲ر نومبر ۱۹۶۹ء سے شروع ہو رہا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ اصحاب جو اس مبارک مہینہ میں روزے رکھنے کی توفیق پائیں اور اس کی برکتوں سے مالا مال ہوں۔

جو اصحاب بوجہ مریض اور مسافر ہونے کے روزہ نہ رکھ سکیں۔ ان کے لئے شریعت کا حکم یہ ہے کہ وہ ان دنوں کی گنتی کو دوسرے ایام میں پورا کریں۔ اگر اللہ تبارک و تعالےٰ نے انہیں کشائش رزق سے نوازا ہوا ہے تو وہ اس مہینہ میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ رمضان بھی دیتے رہیں۔ اسیطرح ایسے اصحاب جن کو اللہ تعالےٰ اپنے فضل کے ساتھ روزہ رکھنے کی توفیق دے اور پھر اس کے ساتھ ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائیں تو یہ ان کے لئے دوہرے ثواب کا موجب ہوگا۔

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا۔ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ

جو بھائی اور بہنیں فدیہ رمضان نظارت خدمت درویشان کے توسط سے تقسیم کروانا چاہیں وہ ایسی رقوم ناظر خدمت درویشان ربوہ کے نام پر جلد بھجوا دیں تاکہ مستحقین تک بوقت پہنچائی جا سکیں۔

(ناظر خدمت درویشاں ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ جو محترم قریشی افضال احمد صاحب مرحوم کی بڑی صاحبزادی ہیں کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اب چند دن سے کمزوری زیادہ ہو گئی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (کیپٹن صاحب دین۔ امریکن قونصل خانہ لاہور)

۲۔ مکرم راجہ محمد اکرم خان صاحب جنجوعہ ایڈووکیٹ جہلم عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔ پچھلے دنوں حالت زیادہ تشویشناک ہو گئی تھی اس لئے انہیں میو ہسپتال لاہور میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب کرام توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

۳۔ سعادت احمد ابن ماسٹر مبشر احمد صاحب مرحوم ساکن سعد اللہ پور چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ تا حال کوئی افاقہ نہیں۔ احباب کرام سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

منصور احمد ناشر
دار الرحمت وسطی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴